رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۶

پنجاب بھر میں سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجالانے والا اکیلا اخبار نور

ضوابط مقاصد

یہدی الیہ من یشاء

قادیان دارالامان انگریزی مہینے کی ۱۶/۱۷ تاریخ

نور

اپریل سنہ ۱۹۱۹ء

جلد ۱۰ | ایڈیٹر شیخ محمد یوسف سابق سورن سنگھ گوردوان | نمبر ۱۴

INDIA POSTAGE 3P THREE PIES

ے ..... ے

ی قیمت صر

ے اسمائے گرامی

نونکی فہرست میں لکھے جائینگے

عنایت کریں عطیہ متصور ہوگا

۱- کا ذکر کرنا خلاصہ

ظاہر کرنا +

طلوں سے اسلام

اسلام کے منور

کرنا +

ہ صاحبان

ت دینا +

۴- حضرت باوا

میں پہنچ

۵- گورنمنٹ

اطلاع

اسی اخبار میں کسی دوسری جگہ ڈیرہ اسمٰعیل خان کے جلسے کے متعلق لکھا گیا تھا۔ اسکے بعد سکرٹری صاحب کا یہ خط پہنچا جو درج ذیل ہے:۔ مکرم و معظم شیخ محمد یوسف صاحب ایم اطلاع

السلام علیکم۔ جناب کا نوازشنامہ بوقت نیک شرف صدور لایا جو کہ منتظمہ کمیٹی میں سنایا گیا۔ حاضرین صاحبان بہت خوش ہوئے اور جنابجی سچی اسلامی محبت کے نہایت ممنون و مشکور ہیں اور آپنے جو تاریخ ہائے جلسہ تحریر فرمائی تھیں کسی فرد بشر کو انپر اعتراض نہ تھا۔ بلکہ عمدہ تاریخیں منتخب فرمائیں لیکن ہمارے صوبہ سرحد کے چیف کمشنر صاحب بہادر اسی ماہ میں پشن پر تشریف لیجانے والے ہیں۔ چونکہ ہمارے سرحدی ضلعوں کی انجمنوں کے سکرٹریاں اور چیدہ ممبران صاحب بہادر موصوف کی خدمت میں حاضر ہو کر ایڈریس پیش کرنیکی منظوری منگوائی تھی چنانچہ جناب کے خط آجانے کے بعد پشاور سے ارشاد ہوا ہے کہ ۹۔ اپریل کو سب صاحبان ایڈریس پیش کریں۔ چنانچہ ۹۔ اپریل کو ہر ایک انجمن کے چیدہ ممبر پشاور میں حاضر ہونگے۔ پھر پشاور سے ۱۰۔ اپریل ۱۹۱۹ء تک واپسی کی امید ہے۔ دو دن میں انتظام سالانہ جلسہ ہونا ناممکن ہے۔ اور اس دفعہ اس خادم اسلام کی یہ رائے ہے کہ آپ جیسے معزز مہمان کی حد سے زیادہ توقیر کی جاوے ۴۴

باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب

KHILAFAT LIBRARY

یہ بالکل نئی قطعی نادر اور ایڈیٹر نور کی تازہ ترین تصنیف ہے یہ کتاب کیا ہے سمجھو کہ دریا کوزہ میں بند کر دیا ہے اس کے قبل سکھ مذہب کے متعلق کوئی ایسی نادر اور جامع کتاب شائع نہیں ہوئی یہ قابل قدر تصنیف صدیوں سے بچھڑے ہوئے نانک پنتھی اور سکھ دوستوں کے تمام گلے دور کرکے گلے ملانیوالی ہے۔ یہ کتاب مذہبی لٹریچر میں ایک نادر اور مفید ترین اضافہ ہے مجھے اس کتاب کے تیار کرنے میں اتنی ہی خوشی ہے جتنی کہ ایک بیمار کو تندرست ہونیکے۔ ایک امیدوار کو اسکی امید بر آنیکے ایک غریب کو دولت ملنے کے۔ اور ایک کسان کو وقت پر بارش ہونیکے اور ایک جرنیل کو فتح پانیکے بعد جسقدر خوشی حاصل ہوتی ہے اس کتاب کے تیار کرنیکے لئے بلا مبالغہ مجھے پانچہزار سے بھی زیادہ اوراق پر دیدہ ریزی کرنی پڑی اس کتاب کے دوسرے صفحہ فہرست مضامین پر نظر ڈالنے سے ہی آپ پکار اٹھینگے کہ بلاشبہ اسکی تیاری کیلئے کمال محنت اور دیدہ ریزی سے کام لینا پڑا ہے یقیناً اس کتاب کا ایک ایک ورقہ نایاب اور مفید ترین معلومات کا قابل قدر ذخیرہ ہے اگر ناپسند ہو تو ایک ہفتہ کے اندر اندر واپس کرکے قیمت لے سکتے ہیں مگر کتاب میلی اور پھٹی ہوئی نہیں ہونی چاہیئے۔ لکھائی چھپائی کاغذ نہایت اعلےٰ۔ قیمت مجلد بلا جلد

منے کا پتہ مینجر اخبار نور۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور

۱۹۰۴ء کی باتیں ۱۹۱۹ء کے دسترخوان پر

KHILAFAT LIBRARY

گناہ سے بچنے کے لئے کیا کرنا چاہیئے

فرمایا- گلستان میں شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے ؎-

کار دنیا کسے تمام نہ کرد

گناہ اور غفلت سے بچنے کے لئے اسقدر تدبیر کی ضرورت ہے جو حق ہے اور ساتھ ہی دعا ہو جب یہ دونوں اس درجہ پر نہ ہوں اسوقت تک انسان تقویٰ کا درجہ حاصل نہیں کرتا اور پورا متقی نہیں بنتا- اگر صرف دعا کرتا ہے- اور خود کوئی تدبیر نہیں کرتا تو وہ اللہ تعالیٰ کا امتحان کرتا ہے؟ یہ سخت گناہ ہے اللہ تعالیٰ کا امتحان نہیں کرنا چاہیئے- اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک زمیندار اپنی زمین میں تردد تو نہیں کرتا اور بدوں کاشت کے دعا کرتا ہے کہ اس میں غلہ پیدا ہو جائے وہ حق تدبیر کو چھوڑتا ہے اور خدا تعالیٰ کا امتحان کرتا ہے وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا- اور اسی طرح پر جو شخص صرف تدبیر کرتا ہے اور اسی پر بھروسہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں مانگتا وہ ملحد ہے ؎

تدبیر اور دعا کا اتحاد اسلام ہے

جیسے پہلا آدمی جو صرف دعا کرتا ہے اور تدبیر نہیں کرتا- وہ خطاکار ہے اسی طرح پر یہ دوسرا جو تدبیر ہی کو کافی سمجھتا ہے وہ ملحد ہے- مگر تدبیر اور دعا دونوں باہم ملا دینا اسلام ہے اسی واسطے اللہ نے کہا ہے کہ گناہ اور غفلت سے بچنے کے لئے اسی قدر تدبیر کرے جو تدبیر کا حق ہے اور اسی قدر دعا کرے جو دعا کا حق ہے ؎

اسی واسطے قرآن شریف کی پہلی ہی سورہ فاتحہ میں ان دونوں باتوں کو مدنظر رکھ کر فرمایا ہے ایاک نعبد وایاک نستعین- ایاک نعبد میں اسی اصل تدبیر کو بتایا ہے اور مقدم اس کو کیا ہے کہ پہلے انسان رعایت اسباب اور تدبیر کا حق ادا کرے مگر اس کے ساتھ ہی دعا کے پہلو کو چھوڑ نہ دے بلکہ تدبیر کے ساتھ ہی اس کو مدنظر رکھے- مومن جب ایاک نعبد کہتا ہے کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں تو معاً اس کے دل میں گذرتا ہے کہ میں کیا چیز ہوں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں- جب تک اس کا فضل اور کرم نہ ہو اس لئے وہ معاً کہتا ہے ایاک نستعین- مدد بھی تجھ ہی چاہتے ہیں- یہ ایک نازک مسئلہ ہے جسکو بجز اسلام کے اور کسی مذہب نے نہیں سمجھا- اسلام ہی نے اس کو سمجھا ہے- عیسائی مذہب کا تو ایسا حال ہے کہ اس نے ایک انسان پر بھروسہ کر لیا اور انسان کو خدا بنا رکھا ہے ان میں دعا کے لئے وہ جوش اور اضطراب ہی کب پیدا ہو سکتا- جو دعا کے لئے ضروری اجزاء ہیں وہ تو انشاء اللہ ہی نہیں کہہ سکتے کیا مومن کی روح ایک لحظہ کے لئے بھی گوارا نہیں کرتی کہ وہ کوئی بات کہے اور انشاء اللہ نہ کہے- پس اسلام کے لئے ضروری امر ہے کہ اس میں داخل ہونے والا اس اصل کو مضبوط پکڑ لے- تدبیر بھی کرے اور مشکلات کے لئے دعا بھی کرے اور کرائے- اگر ان دونوں پلوں میں سے کوئی ایک ہلکا ہے تو کام نہیں چلتا ہے- اس لئے ہر ایک مومن کے واسطے ضروری ہے کہ اس پر عمل کرے- مگر اس زمانہ میں میں دیکھتا ہوں کہ لوگوں کی یہ حالت ہو رہی ہے کہ وہ تدبیریں تو کرتے ہیں مگر دعا سے غفلت کی جاتی ہے بلکہ اسباب پرستی اسقدر بڑھ گئی ہے کہ تدابیر دنیا ہی کو خدا بنا لیا گیا ہے اور دعا پر ہنسی کی جاتی ہے اور اس کو ایک فضول شے قرار دیا جاتا ہے یہ سارا اثر مغرب کی تقلید سے ہوا ہے- یہ خطرناک زہر ہے جو دنیا میں پھیل رہا ہے مگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس زہر کو دور کرے چنانچہ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی غرض

یہ سلسلہ اسی لئے قائم کیا ہے تا دنیا کو خدا کی معرفت ہو- اور دعا کی حقیقت اور اس کے اثر سے اطلاع ملے- بعض لوگ اس قسم کے بھی ہیں جو بظاہر دعا بھی کرتے ہیں مگر اس کے فیوض اور ثمرات سے بے بہرہ رہتے ہیں- اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ آداب الدعاء سے ناواقف ہوتے ہیں اور دعا کے اثر کے لئے بہت جلدی کرتے ہیں اور آخر تھک کر رہ جاتے ہیں حالانکہ یہ طریق ٹھیک نہیں ہے پس کچھ تو پہلے ہی زمانہ کے اثر اور رنگ سے اسباب پرستی ہو گئی ہے اور دعا سے غفلت عام ہو گئی ہے اور خدا تعالیٰ پر ایمان نہیں رہا نیکیوں کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی اور کچھ ناواقفی اور جہالت نے تباہی کر رکھی ہے کہ حق کو چھوڑ کر صراط مستقیم کو چھوڑ کر اور طریقے اور راہ ایجاد کر لئے گئے ہیں جسکی وجہ سے لوگ بھٹکتے پھر رہے ہیں اور کامیاب نہیں ہوتے ؎

ابرار اخیار ملتہ اور اللہ تعالیٰ

سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ جس سے دعا کرتا ہے اس پر کامل ایمان ہو- اس کو موجود- سمیع- بصیر- خبیر- علیم- متصرف- قادر سمجھے اور اسکی ہستی پر ایمان رکھے کہ وہ دعاؤں کو سنتا ہے اور قبول کرتا ہے ؎

مگر کیا کروں کس کو سناؤں- اب اسلام میں مشکلات ہی اور آپڑی ہیں کہ جو محبت خدا تعالیٰ سے کرنی چاہیئے وہ دوسروں سے کرتے ہیں- اور خدا تعالیٰ کا رتبہ مردوں کو دیتے ہیں- حاجت روا اور مشکل کشا صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پاک تھی مگر اب جس قبر کو دیکھو وہ حاجت روا ٹھہرائی گئی ہے- میں اس حالت کو دیکھتا ہوں تو دل میں درد اٹھتا ہے مگر کیا کہیں کس کو جا کر سنائیں- دیکھو قبر پر اگر ایک شخص بیس برس بیٹھا ہوا پکارتا رہے تو اس قبر سے کوئی آواز نہیں آئے گی مگر مسلمان ہیں کہ قبروں پر جاتے ہیں اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں- میں کہتا وہ قبر خواہ کسی کی ہی ہو- اس سے کوئی مراد نہیں بر آسکتی حاجت روا اور مشکلکشا تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے اور کوئی اس صفت کا موصوف نہیں- قبر سے کسی آواز کی امید مت رکھو- برخلاف اس کے اگر اللہ تعالیٰ کو اخلاص اور ایمان کے ساتھ دن میں دس مرتبہ بھی پکارو تو میں یقین رکھتا ہوں اور میرا اپنا تجربہ ہے کہ وہ دس دفعہ ہی آواز سنتا اور دس دفعہ جواب دیتا ہے- لیکن شرط یہ ہے کہ پکارے اس طرح پر جو پکارنے کا حق ہے- ہم سب ابرار اخیار امت کی عزت کرتے ہیں اور ان سے محبت رکھتے ہیں لیکن انکی محبت اور عزت کا یہ تقاضا نہیں ہے کہ ہم ان کو خدا بنا لیں ؎

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

صداقت الاسلام

بانئے آریہ سماج کے شبہات کا قلع قمع

(نمبر ۴)

از ندرت قلم جناب مولوی محمد محفوظ الحق صاحب علیمی

سورۂ بقر۔ یہ کتاب کہ جسمیں شک نہیں پرہیزگاری کی راہ دکھاتی ہے جو کہ ایمان لاتے ہیں ساتھ غیب کے اور قائم رکھتے ہیں نماز کو اور اس چیز سے جو ہم نے دی خرچ کرتے ہیں اور وے لوگ جو اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں اور رکھتے ہیں یقین تیری طرف یا تجھ سے پہلے اتاری گئی اور یقین قیامت پر رکھتے ہیں یہ لوگ اپنے پروردگار کی ہدایت پر ہیں اور وے ہی چھٹکارا پانے والے ہیں (کیا ترجمہ کی ریڑھ ماری ہے)۔

آریہ۔ کیا اپنے ہی مُنہ سے اپنی کتاب کی تعریف کرنا خدا کے دمبہ (مکہ) کی بات نہیں ؛

مسلم۔ (۱) ما قدروا اللہ حق قدرہ معترض خداشناسی سے بہت دُور چلا گیا بے شک بیشک خدا کے لایق یہی بات ہے کہ اپنی ذات اپنی صفات اور اپنے کاموں کی خود تعریف کرے۔ ناتوان انسان کی کیا تاب وطاقت ہے کہ اسکی شان برتر کو پوری طرح بیان کرسکے کیونکہ اس کے تجلیات اور اسکی شانیں اور قدرتیں لامحدود ہیں پھر کیونکر ہوسکتا ہے کہ محدود انسان اس لامحدود ہستی کی پوری تعریف کا احاطہ کرلے اپنے شان کے لایق تو وہ خود ہی اپنی اور اپنے کاموں کی تعریف کرتا ہے جو بحقیقت اپنی شانِ کبریائی کا اظہار ہے ؛

(۲) مذہب کا مدار ہی معرفت الٰہی ہے اور معرفت الٰہی اس کے رسولوں اور اسکی اُتاری ہوئی کتابوں کے ہی ذریعہ سے حاصل ہوسکتی ہے۔ پس کتاب الٰہی جو معرفت حاصل ہونے کا ذریعہ ہے اپنے ساتھ خدا کی تعریف نہیں رکھتی تو کیونکر پورے طور رہبر سمجھی جاسکتی ہے ؛

(۳) خدا کا قرآن کی تعریف کرنا اپنے جلوۂ کلام میں متجلی ہونا ہے جو عارف ربانی کے لئے بجائے خود ایک غذاروح اور حیات لطف انگیز ہے۔ کیونکہ یہ بات تجلیات الٰہیہ کی نہایت لذیذ اور زندگی بخش جھلک ہے ہاں جو روحانی آنکھیں نہیں رکھتے وہ ایسی تجلیات سے محروم ہوتے ہیں ؛

(۴) جو کچھ تعریف خدا اپنی کتاب کی کرتا ہے ظاہر ہے کہ وہ سچ ہے۔ پھر اس تعریف کرنے پر اعتراض سوا اس کے کیا معنی رکھتا ہے کہ خدا سچ بات کا اظہار کیوں کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ پر کامل ایمان رکھنے والا قطعاً ایسا اعتراض نہیں کرسکتا ؛

(۵) کیا ویدوں میں جنہیں آریہ سماج الہامی مانتا ہے ایسا کلام نہیں پایا جاتا۔ ہم اسوقت دو منتر پیش کرتے ہیں جنسے معلوم ہوگا کہ ویدوں نے کس قدر اور پرمیشور نے کس طرح اپنی تعریف اور اپنے کلام کی تعریف آپ کی ہے :-

KHILAFAT LIBRARY

پہلا منتر

پاک کرنے والے اعمال کو ظاہر کرنے والا جس میں قابل تعریف گیان (علم) کا وصف ہے ایسے اعلےٰ جملہ علوم کے دینے والا جو وید کا کلام ہے وہ جملہ فنون کی ماہیت سے ہم کو خبر دیتا ہے ؛

دوسرا منتر

غلطی سے مبرا جملہ علوم کا مخزن جو وید شاستر ہے غیر متناہی طاقت سے پرمیشر نے ظاہر کیا ؛

میں امید کرتا ہوں کہ ان منتروں کو سُنکر معترض کے سر سے اعتراض کا بار اتر گیا ہوگا ؛

(۶) اور سُنو ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ تمام مضامین میں دعاوی اور ساتھ ہی دلائل دیتے جانا یہ قرآن پاک کا اعجازی کمال ہے جو متکلم خدا کی قدرت کاملہ پر دلالت کرتا ہے۔ جامع مانع رنگ میں یہ وصف کسی کتاب کے اندر نہیں۔ پس یہ خدا کی شان کے لائق ہے کہ ضعیف انسانوں کی طرح کوئی انکسار اور عاجزی کا اظہار نہیں کرتا بلکہ یہی اسکی شان ہے کہ اپنی قدرت کاملہ اور عظمت وکبریائی ظاہر کرنے کے لئے اپنی کتاب کی آپ تعریف کرتا ہے ؛

آریہ۔ جو پرہیزگار لوگ ہیں وے تو خود راہ راست پر ہیں اور جو جھوٹی راہ پر ہیں ان کو یہ قرآن راہ ہی نہیں دکھلا سکتا تو پھر کس کام کا رہا ؛

مسلم۔ پرہیزگاروں کے لئے ہدایت ہونے کے معنے یہی ہیں کہ وہ جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں اور خوف الٰہی کے رنگ میں پرہیزگار ہیں انکے لئے قرآن ہدایت ہے نہ ظالم متعصب۔ ضدی کے لئے۔ کیونکہ اس کو تو کبھی کوئی فائدہ نہیں ہوتا خواہ کیسی ہی تدبیر کرو ؛

(۷) جو لوگ ڈاکٹر کی دوا کھائیں اور ساتھ اس کا بتایا ہوا پرہیز بھی عمل میں لائیں وہ تندرست ہوجاتے ہیں۔ دوا و علاج انہیں مفید ہوتا ہے مگر جو ڈاکٹر کے بتائے ہوئے پرہیز کی پروانہ کریں گو دوا استعمال کریں تو وہ کچھ صحت حاصل نہیں کرسکتے۔ پس دیکھو کہ خطرہ جسمانی وظاہری نسخہ اور دوا پرہیز کرنیوالوں کو ہی مفید ہوتا ہے اسی طرح روحانی اور باطنی نسخہ اور دوا کا حال ہے۔ پس قرآن جو ایک روحانی نسخہ الٰہی ہے وہ بھی اس قانون قدرت کے ماتحت ہے خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ ونتنزل من القرآن ما ھو شفاء ورحمۃ للمومنین ولا یزید الظالمین الا خسارا ؛ یعنی ایماندار لوگوں کے لئے قرآن شفا ورحمت ہے ظالم جو ضدی ہٹ دھرم ہیں وہ تو ہر طرح اپنے لئے ٹوٹا ہی کماتے ہیں ؛

ہم اسکے متعلق مفصل طور پر نور کے کسی گذشتہ پرچہ میں کافی روشنی ڈال چکے ہیں ؛

آریہ۔ کیا گناہ وثواب اور محنت کے بغیر خدا اپنے ہی خزانوں سے دیتا ہے۔

مسلم۔ جس کو چاہتا ہے محض اپنے فضل سے بغیر محنت بھی دیتا ہے نیز کسی کی محنت اکارت نہیں ہونے دیتا۔ ہر اک کی محنت کا پھل ضرور جس رنگ میں چاہے دیتا ہے ؛

(۱) انی لا اضیع عمل عامل منکم من ذکر او انثی ؛ (۲) فمن یعمل من الصالحات وھو مومن فلا کفران لسعیہ وانا لہ کاتبون

(۳) فنعم اجر العاملین- (۴) فمن یعمل مثقال ذرۃٍ خیرًا یرہ ✣

ایسی ہی اور بہت سی آیتوں میں یہ مضمون وارد ہے- نہیں سمجھا جاتا کہ معترض کو اس بات میں اعتراض کیا ہے اور کیونکر- اگر صرف لہجہ بگاڑ کر کچھ کہدینا ہی اعتراض ہے تو یہ اور بات ہے اور اس کا جواب تو کسی کے پاس بھی نہیں ✣

آریہ- اگر دیتا ہے تو سب کو کیوں نہیں دیتا ✣

مسلم- اسکی مرضی جسے چاہتا دیتا ہے کوئی اسے دینے یا نہ دینے پر مجبور کرنے والا نہیں وہ خود مختار مالک مطلق ہے یبسط الرزق لمن یشاء ویقدر

آریہ- اور مسلمان لوگ محنت کیوں کرتے ہیں ✣

مسلم- آپ کیوں کرتے ہیں- کیا آپ چاہتے ہیں کہ مسلمان محنت نکریں- ہاں اس لئے محنت کرتے ہیں کہ محنت کے نتائج و ثمرات رب العزت انھیں عطا فرمائے اور اس لئے کہ محنت فضلِ خدا کو جذب کرنے والی ہو- اور اس لئے کہ مسلمانوں کو ان کے خدا اور رسول نے محنت کرنے کا حکم دیا ہے-

معلوم نہیں سوامی جی نے کیوں ایسی مہمل باتیں لکھ کر وقت ضائع کیا اور کیوں ایسی دور از کار باتوں میں مشغول رہے ✣

میں ڈیرہ اسمعیلخان جا رہا ہوں

۲۷ مارچ کو مجھے ڈیرہ اسمعیلخان سے جناب سردار محمد صادق خانصاحب سکرٹری انجمن اسلامیہ ڈیرہ اسمعیلخان کیطرف سے حسب ذیل خط ملا:-

"ہماری انجمن اسلامیہ ڈیرہ اسمعیلخان کا خیال ہے کہ جلسہ سالانہ انجمن اسلامیہ ڈیرہ اسمعیلخان اخیر اپریل میں کیا جاوے چونکہ آپ کا شامل ہونا ضروری ہے لہذا متکلف ہوں کہ براہِ مہربانی مطلع فرماویں کہ آپ کس تاریخ کو تشریف لاسکتے ہیں- تاکہ ایسی تاریخ مقرر کیجاوے بہتر ہوگا کہ ان تاریخوں میں یوم یکشنبہ بھی آجائے اور اسکے متصل کوئی ضابطہ کی تعطیل بھی ہوجائے- آپکے جواب آنے پر تاریخ مقرر کرکے اشتہار دیا جائے گا جواب سے جلد مطلع فرماویں"

میں نے سردار صاحب کو لکھ دیا ہے کہ اپریل کی انیس اور بیس تاریخیں سالانہ جلسہ کیلئے مقرر کی جائیں میں انشاء اللہ حاضر ہوجاؤں گا- سو اگلا پرچہ اگر ناظرین کو کچھ توقف سے پہنچے تو مجھے معذور سمجھیں ✣

ویدونکی تعلیم- دُعا کا اقرار اور تناسخ کا انکار

مہاشہ آریہ گزٹ اپنے ۲۷ مارچ کے اشو میں صفحہ ۴ پر یہ لکھتے ہیں- آج ہماری پکار کو سُن اور دیا (مہربانی) کردے- تیری سہائتا (مدد) چاہتے ہوئے تجھے پکار رہے (رگوید) اب اس جگہ صاف ویدونکی یہ تعلیم ہے کہ خدا کے حضور ہاتھ پھیلاؤ- تاکہ وہ اپنی مہربانی سے تمہاری دعا کو سُنے- اور تمہیں مدد دے" اب ایک تناسخ کا عقیدہ تمند ہرگز ایسی دعا نہیں مانگ سکتا کیونکہ تناسخ کے عقیدہ تمند کے نزدیک جو کچھ ملے گا گذشتہ اعمال کا پھل- اس سے خدا نہ ذرہ بھر کم کرسکتا ہے اور نہ زیادہ- اس میں خدا کی کوئی خاص عنایت نہیں اور اگر خدا کی عنایت اور مہربانی کو مانوگے تو تناسخ کوئی چیز نہیں رہے گا- فرمائیے آریہ صاحبان اب رگوید کی تعلیم کے سامنے سرخم کروگے یا تناسخ کے سامنے ✣

جنئو نہ پہننے کا فائدہ

۴۳ مارچ کا پربکاش شور کوٹ میں فیصلہ کن شاستراتھ (مباحثہ) کے عنوان کے تحت لکھتا ہے کہ سناتنی پنڈت کالو رام نے کہا کہ جب اورنگ زیب نے جنئو تروڑ دیئے تھے اسوقت کپاس دس سیر روپیہ کی ہوگئی تھی- اور اب جب سے آریہ سماجی لوگوں نے جنئو پہننے شروع کئے ہیں کپاس ۷ چھٹانک روپیہ کی ہوگئی ہے" اول تو یہ بات ہی قطعی غلط ہے کہ حضرت اورنگ زیب نے کسی کا جنئو اُتروایا ہو- وہ ہندوؤں کا بہترین خیر خواہ تھا- وزیر مال اور کمانڈنگ انچیف تک جیسی اہم ذمہ واری کی اسامیوں پر تو ہندو لوگ ہی تھے مگر قطع نظر اسکے سوال یہ ہے کہ دس سیر اور ۷ چھٹانک کی نسبت سے جنئو کا پہننا اچھا یا نہ پہننا اچھا ہے جس میں زیادہ اور عام فائدہ ہوگا وہی بات قابل ترجیح ہوگی ✣

کشتہ شنگرف بدرجۂ غایت طاقت بخش

پیاز ایک من لیکر ان کا رس نکال لیں اور ایک مٹکہ میں ڈال دیں- اور اس میں سیر بھر گڑ (قند سیاہ) اور اوپر سیر چھلکا کیکر ڈالدیں پندرہ دن کے اندر ہی اس میں سارڑ پیدا ہوجاوے گا جیسا کہ شراب میں پیدا ہوتا ہے- اب بذریعہ بھبکا یا بذریعہ قرعہ انبیق اس کا عرق کھینچیں- اس عرق کو متواتر تین بار کشید کریں- قریب دو بوتل یہ عرق تیز جسکو شراب پیاز کہنا بجا ہے نکلے گا اور شنگرف ۴ تولہ لیکر کھرل کریں- حتی کہ تمام پانی اس میں جذب ہوجاوے- پھر شنگرف کی ٹکیاں بنا کر دو چھوٹے پیالوں کے درمیان اس کو دبدیں- اور مٹی منہ پر لگا کر بند کردیں- ایک برتن گلی میں ۵ سیر بالو ریت نیچے اوپر دیکر درمیان وہ پیالے رکھ کر نیچے اوپر درمیانی آنچ کریں شنگرف کشتہ ہوجاویگا خوراک اسکی ایک چاول ہے اور جو برداشت کرسکیں چار چاول کھاویں مکھن میں رکھ کر نگل لینا چاہیئے بدرجۂ غایت طاقت بخش ہے ✣

پیر جماعت علیشاہ کی شکایت

ایک صاحب فرزند علی شاہ جو اپنے نام کے ساتھ سابق تحصیلدار علیپوری لکھتے ہیں شاکی ہیں کہ پیر جماعت علیشاہ صاحب نے ہماری زمین غصب کرکے مکان تعمیر کرلیا ہے- ہم چاہتے ہیں کہ قرآن شریف بیچ میں رکھ کر فیصلہ کرائیں وہ نہیں مانتے- ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ واقعہ کہاں تک صحیح ہے- (اہلحدیث) ✣

ایک سو بوریوں کو سکھ بنایا گیا

سکھوں کا اخبار لائل گزٹ لکھتا ہے کہ مغل پورہ (لاہور) میں جرائم پیشہ قوم [illegible] پور یہ کی ایک بستی زیر نگرانی چیف خالصہ دیوان قایم ہے

مگر مصباح پریس کے بند ہونے کی وجہ سے اخبار وقت پر نہ چھپ سکا۔

..... ۴ مارچ گذشتہ کو بوریوں کی درخواست پر ایک عظیم الشان دیوان منعقد کیا گیا ..... اور ایک بوریئے امرت چھک کر سکھ بن گئے۔ سردار ہیرا رام سنگھ جی نے ان بوریوں کو مخاطب کرکے ایک پُر اثر تقریر کی سردار مہر سنگھ چاولہ نے شبد پڑھائے۔ اور کڑاہ پرشاد تقسیم کیا گیا۔ ان بستیوں کے تقریباً دو ہزار اور اشخاص امرت چھک کر سکھ بننے والے ہیں"۔

اس مختصر بیان سے آپ اس امر کا کافی و وافی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ سکھ قوم کس جوش و خروش سے اپنا کام کر رہی ہے۔ حالانکہ امر واقعہ یہ ہے کہ صداقت اور خوبیوں کے لحاظ سے جسقدر جلد مذہب اسلام عوام الناس کو اپنی طرف راغب کر سکتا ہے دیگر مذاہب میں یہ بات نہیں۔ اسلام ہی ہے جو دنیا کے سامنے نیشنلٹی کی بجائے ہیومنٹی کا ماٹو رکھتا ہے۔ آج اگر خاکروب اور چمار جو ہندوستان کی نہایت ہی ادنیٰ اور رذیل اقوام شمار کیجاتی ہیں میں سے کوئی مسلمان ہوتا ہے تو بلاشبہ اور شک وہ ہمارا بھائی ہے وہ ہمارے نقصوں گوشت کا پوست ہے۔ وہ ایک مسلم تہنشاہ کے دوش بدوش کھڑا ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے دنیا کی کوئی طاقت یہ نہیں کہہ سکتی۔ کہ تم آج ہی خاکروب سے مسلمان ہوئے۔ اس لئے تم سب سے پچھلی قطار میں چلے جاؤ۔ یہ مساوات کے برکات صرف آپ اسلام میں ہی پائینگے۔ دیگر ادیان اس سے قطعی تہیدست ہیں افسوس کہ مسلمانوں نے اشاعت مذہب سے بالکل منہ پھیر لیا۔ اور دنیا کے کاموں میں غرق ہو گئے جس کا نتیجہ آج یہ ہو رہا ہے کہ وہ لوگ جو اسلام کا شکار تھے آج دودھ نہ ملنے پر صرف پانی پر ہی اکتفا کر رہے ہیں ؛

ہماری کامیابی ایک آریہ مناظر کی زبانی

ناتھ جلالپوری سابق ایڈیٹر رشی لاہور ۲۴ مارچ

کے آریہ پتر کا میں لکھتے ہیں کہ ہم نے پیشتر ازیں مولوی محمد ابراہیم صاحب مناظرہ حافظ روشن علیصاحب احمدی مناظر کے ساتھ پچھلے سال سنا تھا اور مولوی غلام رسول صاحب مناظر راجیکی کے ساتھ پچھلا مناظرہ اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا۔ تب سے ہی ہمارا خیال ہو گیا تھا کہ مولٹا صاحب۔ صرف عربی گرامر کے عالم ہیں۔ ورنہ انکی تقریر کا ڈھنگ اور انکے ادب اداب کا سلسلہ اتنا حوصلہ افزا نہ تھا۔ گیا اسپر ہمارے کسی حاشیہ کی ضرورت ہے کیا اس سے بڑھ کر بھی کوئی صاف گواہی ہو سکتی ہے ؟ ؛

ضروری اطلاع

جن دوستوں کا سال فروری مارچ۔ اپریل سے ختم ہے یا جن دوستوں نے چال نور کی قیمت ادا نہیں کی۔ ان سب کے نام علیحدہ علیحدہ کارڈ بھی لکھے گئے ہیں اور اب بذریعہ اخبار بھی مطلع کیا جاتا ہے کہ یکم مئی کو ان کے نام وی پی کئے جائینگے۔ اگر کسی دوست کو وی پی کے وصول کرنیمیں کوئی امر مانع ہو تو یکم مئی سے پہلے پہلے اطلاع دیدیں۔ ورنہ خواہ مخواہ وی پی واپس کر دینا کوئی کار خیر نہیں ہے اور یہ نور جیسے مجاہد پرچہ کو ایسی نازک حالت میں عمداً نقصان پہنچانا ہے جن دوستوں نے پیشتر اطلاع پہنچنے پر بھی وی پی واپس کر دیئے مجبوراً انکے نام اخبار میں درج کر دیئے جائینگے تاکہ ہر ایک معلوم کر سکے کہ ایسے دوستوں کی موجودگی میں دشمن کی ضرورت نہیں ہے ؛

اعانت فنڈ

میزان سابقہ ۳- ۴ ۵۴ روپے آنہ

حضرت مولوی شیر علیصاحب للعہ۔ مکرم منشی عنایت اللہ صاحب عہ میزان کل ۱۱- ۹ ۵۴ = نور کو زندہ رکھنے کے لئے ۵- ۴۰ ۵ روپے آنہ اور ڈھائی سو نئے خریداروں کی اشد ضرورت ہے جب ۸۵ دوستوں کی توجہ تقریباً نصف جمع کر سکتی ہے تو باقی ۳۱۵ دوستوں کی توجہ کیا کچھ نہیں کر سکتی صرف تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے۔ نور تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کا اکیلا ہی ذریعہ ہے۔ اسکی اعانت آپ لوگوں کا فرض اولے ہونا چاہیئے :- من نمے گویم این کن آں کن

مصلحت بین و کار آسان کن

اگر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا دست کرم نور کے سر پر نہ ہوتا۔ تو نور کبھی کا بند ہو گیا ہوتا۔ حضرت کی سفارش سے جو انجمن نے ایک سال کے لئے نور کا ایک سو پرچہ خریدا ہے سمجھو کہ نور کی ڈوبتی ہوئی کشتی بچ گئی۔ اگر مفصلات کی انجمنیں بھی حضرت کے ارشاد کی پیروی کریں اور نور کے پرچے مناسب تعداد میں خرید لیں تو نور کی مشکلات انشاء اللہ ایک ہفتہ کے اندر اندر ہی طے ہو سکتی ہے ؛

گوروکل میں کیا کیا پڑھایا جاتا ہے

گوروکل کانگڑی آریہ سماج کا عظیم الشان مذہبی انسٹی ٹیوشن ہے وہاں مذہبی واعظ خصوصیت سے تیار کئے جاتے ہیں۔ ۲۲ مارچ کا ستیہ دھرم پرچارک لکھتا ہے کہ علاوہ مذہبی تعلیم کے وہاں طلباء کو ہندی طبابت اور صنعت کاری وغیرہ بھی سکھلائی جاتی ہے مگر اب صنعت کاری کی تعلیم نہایت وسیع پیمانے پر جاری کرنے کی تیاریاں ہو رہی ہیں" بات بہت معقول ہے ضرورت ہے کہ مذہبی واعظین کی تعلیم اس طرز پر رکھی جائے کہ وہ روٹی کمانے کے لئے کسی پر بوجھ نہ ہو سکیں اسی خیال کو مدنظر رکھ کر ہم نے اپنے گزشتہ اشو میں یہ ظاہر کیا تھا کہ مدرسہ احمدیہ کے ناظم ہماری نصیحت پر کان دھریں تو یقیناً مدرسہ کا مستقبل نہایت شاندار بن سکتا ہے ؛

ہندو اور اچھوت اقوام

ستیہ دھرم پرچارک اپنے ۲۲ مارچ کے اشو میں لکھتا ہے کہ ہندو جاتی (قوم) نے اچھوتوں (ادنیٰ) اقوام کو پشوؤں (حیوانوں) سے بھی بدتر بنا رکھا ہے۔ کتوں سے اتنی چھوت چھات نہیں جتنی ان سے کرتے ہیں۔ اگر ان کے کانوں میں وید منتر پڑ جائے تو شاستروں کا شاستر یہ حکم دیتا ہے کہ انکے کانوں میں سیسہ بھر دیا

KHILAFAT LIBRARY

KHILAFAT LIBRARY

جائے۔

نور۔ ستیہ دھرم پرچارک کا کہنا بالکل درست ہے مگر اس کا علاج بے چارے ستیہ دھرم پرچارک کے پاس بھی نہیں ہے۔ آریوں نے بڑی ہمت کی۔ اور دوچار مسلمانوں کو شدھ کر ڈالا مگر انہیں مساوات نہ دے سکے وہ روتے اور چیختے ہی رہے مگر کسی شدھ شدہ کو آریہ سماج میں شادی نصیب نہ ہوئی۔ خدا کے فضل سے اسلام میں مساوات کی سب باتیں ہیں مگر افسوس کہ مسلمان توجہ نہیں کرتے۔ دُنیا کے بندے بن گئے۔ مذہب سے بے پروا ہو گئے ورنہ اسلام تو ایک ایسا پاک مذہب تھا کہ لوگ اسکی خوبیوں سے آگاہ ہو کر دل و جان سے قربان ہو جاتے ؛

ایک کرنیل اور سکھ مذہب

گورمکھی ہمعصر سپاہی اپنے

۲۸ مارچ کے اشو میں لکھتا ہے کہ ناظرین یہ پڑھ کر خوش ہونگے کہ کرنیل ہٹے صاحب ایمپریل سروس ٹروپس گو الیار نے ایک بیہودن سے "رسم گورمت" یعنی سکھ مذہب کی رسم کے مطابق شادی کی کرنیل ہٹے ایک مرہٹہ جنٹلمین ہیں۔ مگر کرنیل ہٹے جب تک ہٹے سنگھ نہیں بنتے وہ سکھ ہونے کا دعویٰ کر سکتے ہیں؟ اور جب تک کوئی سکھ نہ بنے تب تک سکھ رسومات کی پیروی کے کیا معنے۔ امید کہ ہمعصر سکھ سیاہی اس پر روشنی ڈالے گا ؛

ایک سکھ مندر کا مہنت اور تمباکو کی کاشت

چار پانچ شہادتوں سے ہمعصر سکھ سیاہی نے اپنے ۲۸ مارچ

کے اشو میں یہ لکھا ہے کہ گوردوارہ بال لیلا موتی سنگت جو پٹنہ میں واقعہ ہے کے مہنت نگینہ سنگھ کے گوردوارے کے اندر یعنی سکھ مندر میں تمباکو کی کاشت کر رکھی ہے اسے بہت کہا گیا۔ مگر اپنے ارادے سے باز نہیں آیا۔ سکھ نکتہ خیال سے واقعی حیرت خیز ہے مگر جہاں تک ہمارا خیال ہے شری گورو گرنتھ صاحب میں کہیں تمباکو کی ایسی مخالفت نہیں پائی جاتی۔ ہم خوش ہونگے اگر سکھ سپاہی کے ایڈیٹر صاحب شری گورو گرنتھ صاحب کے دو چار "پرمان" اقوال تمباکو کی تردید کے لئے پیش کرنے کی تکلیف گوارا فرماویں گے ؛

ہمارے سکول کی گرانٹ میں اضافہ

مکرم چوہدری غلام محمد صاحب بی اے سیکنڈ

ماسٹر جس محنت اور شوق سے اپنے فرایض کو پورا کرتے ہیں وہ اور دوستوں کے لئے بھی قابل رشک ہے سٹور کو اونی حالت سے موجودہ قابل اطمینان حالت تک پہنچانا یہ چوہدری صاحب کی شب و روز کی ان تھک لگن کا ہی نتیجہ ہے۔ گذشتہ سال ہمارے سکول کی مجموعی گرانٹ ۱۹۴۴ روپے تھی۔ مگر اس سال مکرم چوہدری صاحب کی محنت شاقہ۔ ہمت و تدبر سے گرانٹ کی مجموعی تعداد ۲۴۴۶ تک پہنچ گئی یعنی تقریباً ڈیوڑھا اضافہ ہوا جس کے لئے چوہدری صاحب ہر طرح شکریہ کے مستحق ہیں

میں پچھلے جنم میں برہمنی تھی

مسز اینی بسنٹ

نے سندھی مستورات کے مجمع میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں گذشتہ جنم میں برہمنی تھی۔ اور مجھے یہ بات یوگ ابھیاش کے ذریعہ معلوم ہوئی ہے جو مینے ہندوستان میں آکر سیکھا۔ مگر مس اینی بسنٹ نے یہ ظاہر کرنے کی تکلیف گوارا نہیں کی کہ وہ گذشتہ جنم میں کس گاؤں میں رہتی تھی اور کس برہمن دیوتا کو یہ فخر حاصل تھا۔ شاید یوگ ابھیاس نے اس طرف رہنمائی نہ کی ہو تعجب اور حیرت ہے کہ لوگ کس طرح ان وہمی باتوں پر اعتبار کر لیتے ہیں ؛

آل انڈیا ہندو سبھا کے سالانہ جلسہ کا نصب العین

آل انڈیا ہندو سبھا کا چوتھا

سالانہ جلسہ ہردوار میں ۱۳- اپریل ۱۹۱۹ء کو ۲ بجے راے بہادر لالہ نہال چند کی حویلی میں ہوا جس میں اور مضامین کے علاوہ اس مضمون پر بھی غور کیا کہ اچھوتوں کو ہندو دھرم چھوڑ دوسرے مذاہب میں شامل ہونے سے کس طرح بچایا جائے۔ گویا اب ہندوؤں کی ہر ایک سوسائٹی کی طرف سے یہی آواز آرہی ہے کہ ہندوستان کی ادنیٰ اقوام کو اپنے ساتھ ملایا جائے۔ ادنیٰ اقوام کے متعلق ہندوؤں کے شاستر جو کچھ کہتے ہیں وہ اس اخبار میں ستیہ دھرم پرچارک کے حوالہ سے درج کیا گیا ہے مگر ہندو نے ہوا کے رُخ کو پہچانا مگر مسلمان جن کا یہ فرض بدرجہ غایت تاکید کے ساتھ انکے کندھوں پر رکھی تھیں۔ وہ خواب غفلت میں اس طرح مست ہو گئے۔ سمجھو کہ انھیں خبر ہی نہیں آہ!

یاراں تیز گام نے محمل کو جالیا
ہم محو نالہ جرس کارواں رہے

گئو ماتا بولی

اس عنوان سے بھارت متر کلکتہ لکھتا ہے کہ گذشتہ سنیچر کو فورٹ ولیم کے نزدیک قلی بازار کے قصائی خانے کے سامنے ایک گئو کو بات کرتی دیکھنے کے لئے بھیڑ جمع تھی۔ ایک پُرانا قصائی چار گئوؤں کو قصائی خانہ لایا تھا۔ ایک گائے سامنے لائی گئی۔ قصائی نے اس کی گردن پر چھرا اٹھایا۔ اتنے میں کہتے ہیں کہ گائے خود بول اٹھی اور اس نے صاف الفاظ میں کہا کہ "مجھے مت مارو" قصائی اور اس کے ساتھی ایکدم پیچھے ہٹ گئے۔ مارنیوالے کے ہاتھ سے چھری گر پڑی۔ قصائیوں نے کہا کہ ہم لوگ اس پر چھرا نہ چلائیں گے بڑا غل مچا جسے سُنکر ایک فوجی سارجنٹ آپہنچا۔ اُسے یقین نہ ہوا۔ اور اس نے کہا یہ سب کچھ نہیں چلاؤ ہاتھ۔ دیکھیں کیسے بولتی ہے؟ جونہی قصائی نے پھر ہاتھ اٹھایا۔ گائے پھر بول اٹھی "خدا کی قسم مجھے نہ مارو"۔ دیکھنے والوں کی حیرت کی کوئی حد نہ رہی۔ وہ گائے نہ ماری گئی۔ اور فورٹ ولیم میں لاکر رکھی گئی ہے۔ وہاں وہ ہے اور ابھی تک زندہ ہے"۔ اسپر پرکاش لکھتا ہے کہ:-

یہ الفاظ زبان حال سے کہے گئے تو مانے جا سکتے ہیں۔ مگر زبان قال سے نہیں۔ دودھ اور گھی کی قلت کی وجہ سے جو حالت ہماری ہو رہی ہے کیا وہ نہیں کہہ رہی کہ گئو ہتیا بند ہونی چاہیئے۔ جنکی آنکھیں ہوں وہ دیکھیں اور جن کے کان ہوں وہ سُنیں۔

مگر ہم بھارت متر اور پرکاش کے ایڈیٹر صاحبان سے یہ استفسار کرتے ہیں کہ گئو ماتا کے ساتھ بھینس کے لئے بھی ایسی ہمدردی کا اظہار کیوں نہیں کیا جاتا۔ گئو شالہ کے پہلو بہ پہلو بھینس شالہ کیوں قائم نہیں کی جاتیں دودھ اور گھی کے نکتہ نگاہ سے بھینس گائے سے کیونکر کمتر ہے۔ کیونکہ بھینس زیادہ دودھ اور گھی دیتی ہے اور گائے کی نسبت بھینس زیادہ محنتی ہے اور بوجھ زیادہ اٹھا سکتی ہے

(۷۸۶)

تفسیر سورۂ اخلاص

KHILAFAT LIBRARY

(از جناب شہزادہ عبدالمجید صاحب احمدی)

مکرم شہزادہ صاحب نے تفسیر سورۂ اخلاص پر ایک سو صفحہ کا ٹریکٹ شائع کیا ہے۔ کیونکہ شہزادہ صاحب ایک صوفی منش بزرگ ہیں۔ اس لئے اس تفسیر کو ایک ایک نقطہ معرفت میں ڈوبا ہوا اور بار بار پڑھنے سے بھی دل سیر نہیں ہوتے ؛

ہم نہیں چاہتے کہ نور کے ناظرین اس پاک کلام سے محروم رہیں۔ اس لئے اس تفسیر میں سے کچھ حصہ درج ذیل کیا جاتا ہے ؛

"واضح ہو کہ کسی کلام کی خوبی میں سے اعلےٰ خوبی یہ ہوتی ہے کہ وہ جامع اور مانع ہو۔ اور نیز مختصر بھی ہو جیسا مقولہ خَیْرُ الْکَلَامِ مَا قَلَّ وَدَلَّ صادق آتا ہو۔ اور ایسا ہو کہ گویا واقعی طور پر دریا کوزہ میں بند کر دیا گیا ہو۔ اور کلام الٰہی میں اس صفت کا پایا جانا ضروری ہے۔ کیونکہ انسان کی عمر تھوڑی ہے اور انواع و اقسام کے قضیوں اور بکھیڑوں میں غلطاں و پیچاں رہتا ہے جنکی وجہ سے اس کو یاد الٰہی کے لئے فرصت بہت کم ملتی ہے۔ پس اللہ جلشانہٗ نے انسان کی اسی کم فرصتی کو دیکھ کر ایسی مختصر اور جامع الفاظ میں اسکو تعلیم دی جن الفاظ کے پڑھنے اور سننے میں نہ تو وقت ہی ہو اور نہ ہی وقت زیادہ صرف ہو۔ اور فائدہ اتنا حاصل ہو جتنا کہ ایک بڑی کتاب کے پڑھنے سے حاصل ہو سکتا ہے ؛

چنانچہ سورۂ اخلاص میں ہم یہی وصف پاتے ہیں کہ اسکی عبارت تو اس قدر مختصر ہے کہ ایک سطر سے بھی کم ہے جس کے پڑھنے میں کوئی تکلیف اور دردسری اٹھانی نہیں پڑتی۔ اور بہت کم وقت خرچ ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ صرف ایک ہی سانس میں اس کو کئی دفعہ پڑھ سکتے ہیں۔ مگر اس سورۃ سے مسئلہ توحید کے سمجھنے میں اتنا کثیر فائدہ حاصل ہو جاتا ہے جتنا کہ کئی سو صفحات کے پڑھنے سے میسر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اس سورۃ کی ایک مختصر سی عبارت میں توحید کا کامل اور پورا پورا بیان بھرا ہوا ہے جسکی تشریح کے لئے کئی سو صفحہ کاغذ کی ضرورت پڑتی ہے۔ چنانچہ وہ حدیث جس میں اس سورۃ کو تہائی قرآن کے برابر قرار دیا گیا ہے۔ اسی مقصد کو ثابت کرتی ہے۔ اور وہ حدیث صحیح بخاری شریف میں اس طرح وارد ہے۔ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّہَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ۔ یعنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے سورۂ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے۔ اس حدیث سے دو امر قرآن کریم کے تین بڑے بڑے حصے قرار پاتے ہیں جن میں سے ایک حصہ میں صرف توحید کے ہی مسائل کا ذکر ہے۔ اور باقی دو حصوں میں دیگر تمام دینی مسائل ہیں جو توحید کے علاوہ ہیں۔ سو قرآن کریم کے اس تیسرے حصہ کو جو بتفصیل توحید کے مسائل پر شامل ہے اور جو کہ کئی سو صفحہ سے کمتر نہیں۔ سورۂ اخلاص اپنے ایک سطر کی ہی عبارت میں بالاختصار بیان کر دیتی ہے۔ اور چونکہ سورۂ اخلاص میں محض توحید کے ہی مسئلہ کا ذکر ہے اسواسطے اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ قرآن کریم کی ایک تہائی میں صرف توحید کے ہی مسائل کا بیان ہے اور باقی دو تہائی میں جتنا کچھ ہے وہ توحید کے علاوہ اور اور مسائل ہیں پس اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جو کچھ توحید کا بیان مفصل اور مشرح طور پر تمام قرآن کریم کے تہائی حصہ میں آتا ہے۔ اس تمام کا مجمل اور خلاصہ بیان سورۂ اخلاص میں ہے ؛

غرض سورۂ اخلاص ایسی جامع سورہ ہے کہ قرآن کریم کے تمام توحیدی مضمون کو جو کہ کئی سو صفحہ میں آتا ہے اپنی صرف ایک ہی سطر میں لئے ہوئے ہے۔ بلکہ جو کچھ بھی توحید کا بیان تورات و زبور و انجیل و نیز دیگر تمام الہامی کتابوں میں موجود ہے ان سب کا خلاصہ اور نچوڑ اس جامع سورۃ میں مجملاً مذکور ہے۔ اور اس سورۃ کو قرآن کریم کے آخر میں رکھنے سے اللہ تعالےٰ نے یہ سمجھایا ہے کہ اے قرآن کریم کے پڑھنے والے ہم نے جو کچھ بھی قرآن میں تم کو بتایا ہے اس کا نتیجہ اور مقصود یہ ہے کہ بس اللہ ایک ہے کیا لطیف نکتہ ہے کہ ایک ہی فقرہ میں قرآن کریم اور تمام الہامی کتابوں کا خلاصہ بتایا گیا ہے۔ غرض یہ بالکل سچ اور ٹھیک ہے کہ اس پاک سورۃ کی تلاوت کئی سو بلکہ کئی ہزار صفحوں کی ورق گردانی کے قائم مقام ہے۔ اور جیسا کہ پہلے اوپر لکھا ہے کہ انسان دنیوی دھندوں اور بکھیڑوں میں ایسا گرفتار رہتا ہے۔ کہ اس کو یاد الٰہی کے لئے فرصت بہت کم ملتی ہے۔ پس اللہ تعالےٰ نے انسان کی اس عدم فرصتی اور کمزوری کا لحاظ رکھ کر ایسی جامع تعلیم مختصر عبارت میں عنایت فرمائی ہے۔ جو کم خرچ بالانشین ہے جس کے پڑھنے اور سننے میں اس کا وقت بھی کم خرچ ہوتا ہے۔ اور محنت اٹھانی نہیں پڑتی اور فائدہ اتنا حاصل کر سکتا ہے جتنا فائدہ کئی سو صفحہ کے پڑھ ڈالنے سے حاصل کر سکتا ہے۔ اس واسطے اس سورۃ کی یہ جامعیت یعنی قلیل عبارت میں دفتر کے مضامین کو لپیٹ دینا۔ اور گویا دریا کو کوزہ میں بند کر دینا اس کا ایک نمایاں معجزہ ہے ؛

اب میں اس سورۃ کی جامعیت کے متعلق کھول کر بتاتا ہوں۔ کہ باوجود کمال اختصار کے ایسی جامع ہے کہ اسکی ایک سطر کی مختصر عبارت میں بڑے بڑے عظیم الشان مقاصد و مطالب کا بیان ہے۔ چنانچہ منجملہ ان مقاصد کے ایک مقصد یہ ہے کہ یہ سورۃ توحید کے اثبات و نفی شرک کے تمام انواع و اقسام کے مسائل پر ایک دائرہ کیطرح محیط ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے ؛

جاننا چاہیئے کہ از روئے حصر عقلی کے شرک کی چار قسمیں ہیں۔ ایک شرک فی العدد۔ اور دوسرے شرک فی الرتبہ۔ اور تیسرا شرک فی النسب۔ اور چوتھا شرک فی الفعل والاثر اور جتنی قسم کے شرک دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ مثلاً قبر پرستی پیر پرستی۔ غیر اللہ کی نذر و نیاز۔ غرض ہر ایک قسم کی بت پرستی اور دیگر ہر ایک قسم کے مشرکانہ عقائد اور رسوم اور بدعات سب انھیں چاروں اقسام مذکورۂ بالا میں داخل ہیں پس شرک فی العدد کے یہ معنی ہیں کہ عدد یعنی گنتی اور شمار میں کئی کئی خدا تجویز کرنا جیسے بت پرست اقوام ہیں جنھوں نے متعدد بتوں کے ساتھ دوسرے بیشمار دیوتوں اور ٹھاکروں کو گن رکھے ہیں شرک فی الرتبہ کے یہ معنے ہیں کہ خدا تعالےٰ کے الوہیت و ابدیت کے رتبہ اور منصب میں غیروں کو شریک بنانا جیسے آریوں کا عقیدہ ہے کہ وہ روحوں اور مادہ اور زمانہ اور فضا

KHILAFAT LIBRARY

کو ازلی اور قدیمی اور ابدی مانکر ان کو اللہ تعالیٰ کی صفت ازلیت و ابدیت میں شریک ٹھیراتے ہیں +

شرک فی النسب کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے لئے نسب اور رشتہ و ناطہ مقرر کرنا جیسے کہ عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ وہ خدا کے باپ اور بیٹا ہونا تجویز کرتے ہیں اور **شرک فی الفعل والاثر** کے یہ معنے ہیں کہ خدا کے کاموں میں دخل دینا اور خدا کے کاموں کے ساتھ اپنے کاموں کو مشابہ بنانا جیسے فلاسفران یورپ کا حال ہے کہ وہ ہمہ تن اس دھن میں لگے ہوئے ہیں کہ تمام کائنات پر ان کا تصرف ہو جائے اور اپنی کارپردازی میں خدا کے ہمسر بنجائیں +

غرض شرک کے یہی چار بڑے بڑے اقسام ہیں جن کا ابھی اوپر ذکر ہوا یعنی شرک فی العدد۔ اور شرک فی الرتبہ اور شرک فی النسب۔ اور شرک فی الفعل والاثر +

پس لفظ احد سے جو اس سورۃ کی پہلی آیت میں ہے بت پرستوں کے تمام معبودان باطلہ کی تردید کرکے اول قسم کے شرک یعنی شرک فی العدد کی نفی کی گئی ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ از روئے عدد اور گنتی کے زمین و آسمان میں ایک خدائے واحد و لاشریک کے سوا اور کوئی دوسرا خدا نہیں ہے۔ اس ایک ہی جامع اور کامل لفظ سے ان بے شمار خداؤں اور دیوتاؤں سے جو مشرکوں نے بنا رکھے ہیں نجات حاصل ہوتی ہے۔ اسی لفظ نے خانہ کعبہ کو جس میں تین سو ساٹھ بت نصب کئے گئے تھے۔ بتوں کے گند سے ہمیشہ کے لئے پاک و صاف کر دیا۔ یہ تین سو ساٹھ بت سال کے تین سو ساٹھ دن کے شمار پر بنوائے گئے تھے گویا ہر روز ایک نئے بت کی پرستش ہوتی تھی اور سال میں ان تمام بتوں کی پرستش کا دور ختم ہو جاتا۔ اس سے بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ کعبہ جو تمام ملک عرب کا ایک مرکزی بتخانہ تھا بت پرستی کا رواج اپنے ترقی کے انتہائی نقطہ کو پہنچ چکا تھا۔ پس ایسے وقت میں جبکہ شرک کا طوفان بڑے زور سے برپا ہو رہا تھا۔ تمام عرب کا اس نہایت شاندار اور نہایت ہی مبارک لفظ یعنی احد کی تاثیر سے ہر ایک قسم کے شرک و کفر سے دست بردار ہو کر خالص توحید کا قائل ہو جانا سورۂ اخلاص کا ایک بدیہی معجزہ ہے +

اسی کی طرف قرآن شریف کی ایک آیت اشارہ کرتی ہے اور وہ آیت یہ ہے۔ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا۔ ترجمہ۔ جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ زندہ کرے گا۔ زمین کو اس کی موت کے بعد۔ یعنی عرب کا جزیرہ جو شرک کی خشک سالی کی وجہ سے مر چکا تھا۔ اب پھر اس کو اللہ تعالےٰ روحانی بارش یعنی اللہ احد کی تاثیر سے زندہ کرے گا۔ اور صرف اتنا ہی فرما کر اللہ تعالےٰ نے بس نہیں کی۔ بلکہ سورۂ سبا پارہ بائیسویں میں یہ بھی ارشاد فرمایا ہے۔ کہ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ (ترجمہ) اے پیغمبر تو کہدے آیا حق اور باطل ایسا ملیا میٹ ہو گیا کہ اس کا کچھ اتا پتا نہیں لگتا۔ یعنی بت پرستی جزیرۂ عرب سے ایسی نابود کی جاویگی کہ آگے کو پھر اس کا قدم اس ملک میں نہیں جمے گا۔ دیکھئے کیسی زبردست پیشگوئی ہے۔ اور کس صفائی سے پوری بھی ہوئی کہ قیامت تک

قیمت فی نمبر ۲/۶ (دو آنہ) علاوہ محصول ڈاک

خضاب شاہجہانی

قیمت فی بکس ۱۲ (بارہ آنہ) علاوہ محصول ڈاک

ہمارا خضاب شاہجہانی عرصہ دراز سے مشہور و مقبول ہے اس کی وجہ یہ نہیں کہ ہم نے اسکی شہرت کیواسطے کوئی کوشش کی ہو بلکہ خضاب شاہجہانی کی عام قبولیت کا اصل راز یہ ہے کہ اپنی بےنظیر خوبیوں کے سبب جہاں گیا پسند آیا جس نے ایکبار لگایا پھر بھی بار بار منگایا یہی نہیں بلکہ دوسروں کو بھی اس کا خریدار بنایا اطبا اور ڈاکٹروں کا بالاتفاق یہ خیال ہے۔ کہ اصل خضاب وہ ہے جو جلد پر داغ دھبہ نہ دے یہ وصف خضاب شاہجہانی میں خدا کے فضل سے موجود ہے اس میں کاسٹک یا مرکری وغیرہ کوئی ایسے اجزا شامل نہیں جو کسی طرح بھی مضرت رساں ہوں ایک دفعہ کے لگانے سے مہینوں اس کا اثر رہتا ہے۔ بالوں میں ایسی گہری پائیدار اور چمکیلی سیاہی آجاتی ہے جیسی حوانی میں ان پر قدرتی سیاہی اور آبداری ہوتی ہے اگر ہمارے اس بیان میں خلاف یا مبالغہ ثابت ہو تو ہم قیمت معہ ہرجانہ دینے کو تیار ہیں ہم کوئی اشتہاری دوافروش نہیں کاروباری لوگ میں فضول الفاظی میں اپنا اور دوسروں کا وقت ضائع کرنا پسند نہیں کرتے تجربہ سب سے بڑھکر کسوٹی ہے بطور آزمائش ایک ہی شیشی طلب فرما کر صحیح جھوٹ کو پرکھ لیں اس سے بڑھکر اطمینان کی اور کیا صورت ہو سکتی ہے + قیمت فی بکس ۱۲ علاوہ محصول ڈاک +

ایک تازہ سرٹیفکیٹ

ایسی خوبیوں کی ہر جگہ ضرورت ہے جنہیں مناسب شرائط پر خضاب شاہجہانی کی ایجنسی دیجاتی ہے اور معقول کمیشن

ای۔ ای۔ گوری اینڈ کمپنی کے منیجر صاحب تاسک سے لکھتے ہیں کہ براہ مہربانی ۶ عدد بکس شاہجہانی خضاب کے بذریعہ وی پی بھیجدیں میں آپکا بہت شکریہ ہوگا۔ آپکے خضاب کو آزمایا واقعی میں نے حسب منشا اور آپ کے لکھنے کے مطابق پایا

ایم فیروز الدین اینڈ برادرس۔ قادیان ضلع گورداسپور